

Urdu - FA Part 2 Urdu Chapter 1 Online Test Short Questions Preparation

Q1. مناقب عمر بن عبدالعزیز رح کا مرکزی خیال بیان کریں۔

Ans 1: حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نہایت با اخلاق، منکسر المزاج اور انصاف دوست خلیفہ تھے۔ غیر مسلموں کے ساتھ انصاف اور عدل کے معاملے میں ان کے فیصلے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے خاندان کے اعزاز و اقارب کی ناراضی کی پروا کیے بغیر، ذاتی اور بنو امیہ کی جاگیریں عوام کو لوٹا دیں۔ انھوں نے آزادی رائے اور حق گوئی کو بھی پروان چڑھایا۔ جمہوریت اور مساوات کی سلطنت اور حکومت کا بنیادی اصول تھا۔

Q2. مناقب عمر بن عبدالعزیز رح کا پس منظر تحریر کریں۔

Ans 1: مولانا شبلی نعمانی کا شمار براعظم کے نامور مسلمان اکابر میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبانت اور طباعی کی وافر صلاحیتوں سے نوازا اور انھوں نے ان صلاحیتوں سے بھر پور استفادہ کرتے ہوئے انہیں مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ وہ ایک نامور سیرت نگار، سوانح نگار، مورخ، جید عالم دین، بلند پایہ، ادیب نقاد اور خوش گو شاعر تھے۔

Ans 2: انھوں نے نہ صرف سیرت و سوانح پر بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ بلکہ سوانح نگاری اور تاریخ نویسی کے جدید اصول بھی متعین کیے ہیں۔ ان کی تصانیف میں سیرت النبی، الفاروق، المامون، سیرت النعمان، سوانح مولانا روم، الغزالی، شعر الحج، موازنہ انیس و دبیر اور سفر نامہ، مصروروم شامل ہیں۔

Q3. سبق مناقب عمر بن عبدالعزیز رح اقتباسات کی تشریح: "ان کا ایک کارنامہ جو نہایت قابل قدر ہے۔ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کاروائیوں کا مٹانا تھا۔ سلاطین بنی امیہ نے ملک کا بڑا حصہ جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا۔ اپنے خاندان کے ممبروں کو جاگیر میں دے دیا تھا۔ جس طرح سلاطین تیموریہ کے زمانے میں بڑے بڑے سوہے شہزادوں کی جاگیر میں دے دیے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح پر تخت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان "کو اس کا خیال ہوا۔ لیکن ایسا کرنا تمام خاندان کو دشمن بنالیتا تھا۔ تاہم انھوں نے اس کی کچھ پروا نہ کی

Ans 1: تشریح: عادل سلطان کا چند گھڑیوں کا عدل زاہد کی سو سالہ عبارت سے برتر ہے اس لیے کہ دنیا بھر میں ہمیشہ سے جملہ مسائل کا حل عدل و انصاف سے وابستہ رہا ہے۔ اور جس قدر یہ اہم ہے اتنا ہی مشکل ہے۔ خصوصاً جاگیریں، مراعات، اور عیش و عشرت کو ترک کرنا سب سے مشکل ہوتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے دور حکومت پر ایک نظر ڈالنے سے ان کا یہ کارنامہ نمایاں نظر آتا ہے کہ انھوں نے امور سلطنت چلانے میں عدل و انصاف کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ حق دار کو اس کا حق دلانا اور جابر اور ظالم سے غصب شدہ مال و متاع واپس لینا انصاف ہی کے پہلو ہیں۔ حق دار کو اس کا حق لے کر دینے میں وہ کسی سفارش یا رورعایت کے قائل نہ تھے۔ بنو امیہ کے سلاطین نے ناجائز طریقوں سے سلطنت میں اچھی اور زرخیز زمینیں عام لوگوں سے غصب کر کے اپنے رشتے داروں اور اعزاز میں تقسیم کردی تھیں اور وہ ان جاگیروں کو اپنا استحقاق سمجھ کر استعمال لانے لگے تھے۔ تاریخ ایسی جبر کی کاروائیوں سے بھر پڑی ہے۔ سلاطین اور بادشاہوں کا یہ ظالمانہ انداز ایک ساربا ہے۔ برعظیم میں جب مغل بادشاہ حکمران تھے تو بھی اپنے اعزاز و اقارب اور فوج کے مختلف عہدے داروں میں جاگیریں تقسیم کرتے تھے۔

Q4. مشکل الفاظ کے معنی تحریر کریں۔

Ans 1: مناقب: منقبت کی جمع، اوصاف، خوبیاں، اصحاب کبار کی مدح - علامہ: نہایت علام فاضل آدمی - ابن جوزی؛ اپنے عہد کے بڑے نامور خطیب، مصنف اور صوفی تھے۔ محدث: حدیث کا علم جاننے والا - سیرت العمرین: علامہ ابن جوزی کی معروف تصنیف جس میں حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے حالات اور عہد حکومت کے واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔ فتوحات: فتح کی جمع - تنزل و نصب: برطرفی اور بحالی، ترقی اور تنزل، ادل بدل کرنا یا ہونا۔ قلم انداز کرنا: لکھتے ہوئے چھوڑ دینا، نظر انداز کر دینا۔ واقعات: واقعہ کی جمع - نقل کرنا: تحریر کرنا۔ قابل ملاحظہ: لائق توجہ - طرز عمل: سلوک، طریق کار - مجسم: کامل جسم رکھنے والا - شخصی حالت: ذاتی حیثیت - مسند: بیٹھنے کی جگہ

Q5. خلاصہ مناقب عمر بن عبدالعزیز رح تحریر کریں۔

Ans 1: علامہ شبلی نعمانی نے علامہ ابن جوزی کی تصنیف سیرت العمرین سے ماخوذ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے ان اوصاف حمیدہ کو موضوع بنایا ہے جو ان کے اعلیٰ اخلاق، عدل و انصاف اور غیر مسلموں سے ان کے طرز عمل سے متعلق ہیں ان کے رویہ اسلام کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح غیر مسلموں کے ساتھ انصاف اور عدل کے تقاضوں کا خاص خیال رکھتے۔

Ans 2: ان کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ بنو امیہ کی تمام جاگیریں ضبط کر کے عوام کو واپس لوٹا دیں کہ وہی ان کے مالک تھے۔ اس سلسلے میں ان کے خاندان نے آپ کی

پھوپھی ام عمر کو سفارش کے لیے آپ کے پاس بھیجا لیکن آپ نے کوئی سفارش قبول نہ کی - ان کے غلام مزاحم نے بھی جاگیروں سے دست بردار ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ نا مانے

Ans 3: انہوں نے ابن سلیمان کی جاگیر بھی ضبط کی۔ حالانکہ وہ اسے خاندان بھر میں سب سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ابن سلیمان نے رد کر جاگیر کی بحالی کا تقاضا کیا لیکن محبت کے تقاضوں پر عدل و انصاف غالب آیا اور آپ نے فیصلہ بدلنے سے انکار کر دیا

اقتباسات کی تشریح: "ان کا ایک کارنامہ جو نہایت قابل قدر ہے۔ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کاروائیوں کا مٹانا تھا۔ سلاطین بنی امیہ نے ملک کا بڑا حصہ جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا۔ اپنے خاندان کے ممبروں کو جاگیر میں دے دیا تھا۔ جس طرح سلاطین تیموریہ کے زمانے میں بڑے بڑے سوبے شہزادوں کی جاگیر میں دے دیے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رح پر تخت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان کو اس کا خیال ہوا۔ لیکن ایسا کرنا "تمام خاندان کو دشمن بنالیتا تھا۔ تاہم انہوں نے اس کی کچھ پروا نہ کی

Ans 1: حوالہ متن: سبق کا عنوان: مناقب عمر بن عبدالعزیز رح مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

یہ امر بیان کرنے کے قابل ہے کہ خلفائے بنی امیہ..... جو اسلام نے قائم کیا تھا

Ans 1: سبق کا نام: مناقب عمر بن عبدالعزیز مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی ماخذ: مقالات شبلی جلد چہارم

Ans 2: سیاق و سباق: محدث ابن جوزی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے حالات و واقعات پر جو کتاب لکھی اس کا نام سیرت العمرین رکھا جس میں ان کے اخلاق اور عدل و انصاف کے متعلق بیان ہے

Ans 3: تشریح: خاندان بنی امیہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا عہد اسلام کا سنہری عہد کہلاتا ہے۔ آپ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے۔ غیر مسلم بھی آپ کے شفقت بھرے رویے سے بہت خوش تھے

Ans 4: خاندان بنی امیہ اپنی دولت اور عیش و عشرت میں اپنا کوئی ثانی نہ رکھتے تھے اپنے غاصبانہ رویوں اور معاشرتی استحصال کی بدولت انہوں نے لوٹ مار سے کافی دولت جمع کر رکھی تھی یہ رقم غریبوں سے لوٹی ہوئی تھی۔ بادشاہوں نے غریبوں کے خون جوس جوس کر اپنے دولت خانے و بھر لیے تھے مگر اپنی آخرت ہمیشہ کے لیے خراب کر لی۔ دولت سے پیمانہ ہمیشہ لبریز نہیں رہتا۔ دولت ختم پیمانہ خالی ہوجاتا ہے اور پھر آنے والی نسلیں بھیک مانگنے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خاندان بنی امیہ کے دوسرے حکمرانوں کی طرح دومت مند نہ تھے۔ جب وفات پائی تو کل سترہ دینار وراثت میں چھوڑے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت اسلام اصولوں کا مکمل نمونہ تھی

اقتباسات کا سیاق و سباق تحریر کریں

Ans 1: سیاق و سباق: حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے امور سلطنت کے بارے میں علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ ان کی فتوحات اور خاص سلطنت سے متعلق امور سے صرف نظر بھی کر لی جائے تو ان کے اخلاق اور عدل و انصاف سے وہ سراپا اسلامی طرز عمل کی تصویر نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس سے غضب شدہ اراضی واپس لے کر حصص کے عیسائی کو لوٹادی تھی۔ انہوں نے ولید بن بنی امیہ کی جاگیریں لوگوں کو واپس کر دیں۔ عوام میں گھل مل کر رہتے اور ان کے ساتھ عام لنگر سے کھانا کھاتے، آزادی و مساوات، جمہوریت اور جرات مندی کو پروان چڑھایا۔ اس روش صفت خلیفہ کی وفات پر صرف سترہ درہم ترکہ نکلا

اقتباسات نمبر 2: "بنو امیہ کے دفتر اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برباد کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق کوئی کا استیصال کر دیا۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانیں بند نہ ہوئیں تاہم بہت کچھ فرق آگیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رح نے اس بدعت کو بالکل مٹا دیا۔ وہ نہایت متدین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیے کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سر زد ہو فوراً ٹوک دیں ان کے اس طرز عمل سے "لوگوں کو عام طور پر جرات ہو گئی تھی اور لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے

Ans 1: حوالہ متن: سبق کا عنوان: مناقب عمر بن عبدالعزیز رح مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

Ans 2: سیاق و سباق: علامہ شبلی نعمانی نے علامہ ابن جوزی کی تصنیف سیرت العمرین کے حوالے سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے اخلاق اور امور سلطنت چلانے میں ان کا عدل و انصاف خصوصاً غیر مسلموں اس ان کے منصفانہ رویے کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کس طرح سلاطین، بنو امیہ کی عوام سے ہتھیائی ہوئی زمینیں لوگوں کو واپس دلانیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی سفارت اور سفارش یا کس قسم کا دباؤ قبول نہ کیا۔ انہوں نے خود اپنی زمینیں بھی مسجد میں ممبر پر بیٹھ کر علی الاعلان عوام کو لوٹا دیں اور جاگیر کے کاغذات سب کے سامنے ضائع کر دیے۔ انہوں نے خاندان میں سب سے عزیز ابن سلیمان کی جاگیر بھی اصل مالکان کو لوٹا دی اور اس کا رونا اس کے کسی کام نہ آیا

قتباسات : " بنو امیہ کے دفتر اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برباد کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق گوئی کا استیصال کر دیا تھا۔ Q10. عبدالملک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری کسی بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانیں بند نہ ہوئیں تاہم بہت کچھ فرق آگیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رح نے اس بدعت کو بالکل مٹا دیا۔ وہ نہایت متدین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیے کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سر زد ہو فوراً ٹوک دیں ان کے اس طرز عمل سے لوگوں کو عام طور پر جرأت ہو گئی تھی اور لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے۔" تشریح کریں

Ans 1: تشریح: آزادی اظہار ہمیشہ سے انسان کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا اور اسلام میں اس کی اہمیت دو چند ہے کہ جابر سلطان کے سامنے حق گوئی کو افضل ترین جہاد قرار دیا ہے۔ لیکن ہمیشہ سے جابر و جائز سلاطین اور بادشاہوں نے اس پر پابندی لگائے رکھی اور عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا۔ بنو امیہ کے حکمران اس معاملے میں دیگر حکمرانوں سے مختلف نہ تھے۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی شخص ان کے کردار پر انگشت نمائی نہ کرے اور جو کوئی ان کے افعال پر گرفت کرے گا یا ان کے فیصلوں پر اعتراضات سے یا نکتہ چینی کرے گا۔ اسے سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اکا دکا جرأت مند لوگوں کے علاوہ دیگر لوگوں کی زبان کو نالے لگ گئے اور آزادی اظہار اور حق گوئی کا عمل رک گیا

Ans 2: حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے خلیفہ بنتے ہی لوگوں پر آزادی اظہار کی پابندی ختم کر دی بلکہ حق بات کہنے کی قدر کرنے لگے۔ انہیں اللہ کے حضور دنیا کی ہر بات کی جواب دہی کا احساس تھا۔ اس لیے نہ صرف دوسروں کو حق بات کہنے کی اجازت دی بلکہ اپنے آپ کو براہ راست پر رکھنے اور اپنا احتساب کرنے کے لیے انہوں نے وہ نیک دین دار اور سچے کھرے آدمیوں کو اپنا مددگار مقرر کیا جو عدالت کے وقت خلیفہ وقت کے افعال و اقوال پر نظر رکھتے تھے اور انہیں غلط باتوں پر ٹوک دیتے تھے